بیمہ شدہ پاکستان کے لئے ایک جدید نقطہ نظر

محمد علی احمد
ایم ڈی اور سی ای او

تین دہائیوں سے زیادہ عرصے میں، ای ایف یو لائف نے پاکستان کے لائف انشورنس کے منظر نامے کو ترتیب دینے، جدید تاثرات کا اظہار کرنے اور اس عمل کو ازسرنو قائم کرنے کی قیادت کی ہے تاکہ افراد، خاندانوں اور کمیونیٹز کو سکیورٹی اور مالی بہبود کا مطلب سمجھایا جاسکے۔ اس پورے عمل میں ایک جدید اور طویل المدتی نقطہ نظر شامل ہے جو اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہے کہ پاکستان کا ہر گھر بیمہ شدہ ہو۔

یہ نقطہ نظر لائف، تکافل اور ہیلتھ انشورنس کے ذریعے حقیقی پیمائش کے قابل سماجی اثرات پیدا کرنے کے لئے گہری وابستگی پر مبنی ہے۔ اسی رہنما اصول کے تحت پائیداری کے ساتھ کمپنی پورے پاکستان میں مالی استحکام کے لئے انشورنس کو ایک مالی قوت بنانے پر مرکوز ہے۔

بیمہ کی رسائی میں مسلسل دشواریوں کے باوجود اس وقت پاکستان کی جی ڈی پی کے 1 فیصد سے کم علاقائی معیارات سے نمایاں طور پر کم ہے یہ فرق ترقی کے لئے روشن مواقع ظاہر کرتا ہے۔ ای ایف یو لائف اس صلاحیت کو تسلیم کرتا ہے اور ملک بھر میں انشورنس تک رسائی کو بڑھانے میں پُرعزم ہے۔

سال 2024 میں ای ایف یو لائف نے اپنے متنوع ڈسٹری بیوشن چینلز کے ذریعے 10 ملین سے زائد زندگیوں کو کوریج فراہم کی جس کے ڈیجیٹل اور انکلوژو انشورنس ماڈلز کے ذریعے ایک خاطر خواہ حصہ ڈالا گیا۔ یہ اختراعی حل پسماندہ کمیونیٹز تک پہنچنے میں، جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہیں مالی تحفظ کی فراہمی میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔

ٹیلی کام آپریٹرز، کمرشل بینکوں، مائیکرو فنانس اداروں، فنٹیک پلیٹ فارمز، رائیڈ ہیلنگ سروسز، اور ٹیلی ہیلتھ فراہم کنندگان پر محیط 13 ایکوسسٹمز میں 35 فعال شراکتوں کے ساتھ، ای ایف یو لائف انشورنس کو پہلے سے کہیں زیادہ قابل رسائی بنارہی ہے۔ مزید برآں کمپنی کا مضبوط بینکا رسورینس ماڈل، تقریباً 20 سرکردہ بینکوں کے ساتھ شراکت داری سے تعاون یافتہ، ملک بھر میں ای ایف یو لائف انشورنس کی رسائی کو مزید بڑھانے کے لیے اپنے وسیع برانچ نیٹ ورکس سے مستفید ہوتا ہے۔

ای ایف یو لائف انشورنس رسائی اور صلاحیت دونوں میں پرائیوٹ لائف انشورنس انڈسٹری کی قیادت جاری رکھے ہوئے ہے۔ سب سے بڑی ایجنسی سیلز فورس کے ساتھ 8,000 سے زائد سیلز ایجنٹس اور پاکستان بھر میں 300 سے زائد مقامات پر ملک گیر موجودگی کے ساتھ کمپنی نے اپنے ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کو نمایاں طور پر مضبوط کیا ہے۔ صلاحیت میں اضافے کے لئے جاری سرمایہ کاری کے ذریعے تعاون یافتہ یہ بے مثال پیمانہ ای ایف یو لائف کے طویل المدتی اسٹریٹجک وژن کے سنگ بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔

اپنی ریٹیل موجودگی کے علاوہ لائف اور ہیلتھ انشورنس دونوں کے لیے کمپنی کے کارپوریٹ بزنس چینلز 2,000 سے زیادہ کارپوریٹ کلائنٹس کو جامع انشورنس اور تکافل حل فراہم کرتے ہیں۔ ان پیشکشوں میں گروپ لائف، ہیلتھ اور بچت کے حل شامل ہیں جو ای ایف یو لائف کی جامع اور مکمل کوریج کے عزم کو تقویت دیتے ہیں جو ڈیجیٹل تبدیلی آؤٹ ریچ کا ایک کلیدی ڈرائیور بنی ہوئی ہے۔

کاروباری خطوط کو وسعت دینے اور مستقبل کی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر ای ایف یو لائف نے 2024 میں ای ایف یو ہیلتھ انشورنس کو 100 فیصد حاصل کیا (سابقہ الائنز ای ایف یو ہیلتھ، پاکستان میں ایک وقف ہیلتھ انشورنس کمپنی)۔ اس اقدم نے اپنے حسب ضرورت صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کمپنی کے عزم کو تقویت دی۔ اپنی فلاح و بہبود کی تجویز کو مزید وسعت دیتے ہوئے 'ای ایف یو لائف ون' کے آغاز نے انشورنس کے لیے ایک نئی جہت متعارف کرائی جو بچت اور تحفظ کے فوائد کے ساتھ فلاح و بہبود کے انعامات کو یکجا کر کے صحت مند طرز زندگی کو فروغ دیتا ہے۔ اس نے غیر فعال کوریج سے فعال بااختیار بنانے کی طرف ایک تبدیلی کا نشان زد کیا، جس سے لوگوں کو بہتر، طویل اور صحت مند زندگی گزارنے کے مواقع ملے۔

تکافل ضرورت پر مبنی ویلیو پروپوزل کے طور پر اجراء کیا جاتا ہے اور ای ایف یو لائف معاشرے کے تمام طبقات کو پورا کرنے کے لیے پروڈکٹ اور سروس مینو کو بڑھا رہی ہے۔ حکومت پاکستان کی ملک میں اسلامی بینکاری کا حصہ بڑھانے کی مہم کے ساتھ تکافل کا شعور اور اس کی رسائی بھی اگلے 3 سے 5 سالوں میں بڑھے گی۔

ای ایف یو لائف کا نیا قیام پائیداری اور سماجی اثر عمودی کاروبار کے ہر پہلو میں ای ایس جی اصولوں کو شامل کرنے کی کوششوں کی رہنمائی کررہا ہے۔ ای ایف یو لائف کی حکمت عملی اب ایک ذمہ دار کارپوریٹ شہری کے طور پر اپنے کردار کو آگے بڑھاتے ہوئے وسیع تر سماجی اور ماحولیاتی ذمہ داریوں سے ہم آہنگ ہے۔

مستقبل قریب میں ای ایف یو لائف، لائف انشورنس، ہیلتھ انشورنس، تکافل اور ریٹائرمنٹ کے حل کے تمام پہلوؤں پر توجہ کے ساتھ، طویل المدتی مالیاتی منصوبہ بندی کی حمایت کے لیے جدید اقدامات کررہی ہے۔

پاکستان کی انشورنس انڈسٹری ایک اہم موڑ پر کھڑی ہے۔ آبادیاتی تبدیلیاں، ڈیجیٹل سوجھ بوجھ اور مالیاتی تحفظ کے بارے میں بڑھتی ہوئی بیداری نئے امکانات روشن کر رہی ہے لیکن ان کا ادراک کرنے کے لیے صنعت کے وسیع تعاون، ریگولیٹری سپورٹ، اور مسلسل جدت کی ضرورت ہے۔

ای ایف یو لائف مستقبل کی ترقی کے پیچھے محرک قوت کے طور پر پاکستان کے نوجوانوں کے کردار پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ ان کی خواہشات اور مالی شعور ترقی کے اگلے دور کی نوید بنیں گے اور کمپنی ہر قدم پر ان کی رہنمائی اور مدد کرنے کے لیے پوری طرح آراستہ ہے۔ ای ایف یو لائف کا وژن صرف ایک اسٹریٹجک سمت نہیں ہے یہ ایک قومی مشن ہے۔ جدت، جامع رسائی اور طویل المدتی فلاح و بہبود کے لیے گہری وابستگی کے ذریعے پاکستان میں ہر گھر کا ای ایف یو لائف کی طرف سے بیمہ کیا جاتا ہے۔

> ای ایف یو لائف کا وژن صرف ایک اسٹریٹجک سمت نہیں ہے یہ ایک قومی مشن ہے۔ جدت، جامع رسائی اور طویل المدتی فلاح و بہبود کے لیے گہری وابستگی کے ذریعے پاکستان میں ہر گھر کا ای ایف یو لائف کی طرف سے بیمہ کیا جاتا ہے۔

> پاکستان کی انشورنس انڈسٹری ایک اہم موڑ پر کھڑی ہے۔ آبادیاتی تبدیلیاں، ڈیجیٹل سوجھ بوجھ اور مالیاتی تحفظ کے بارے میں بڑھتی ہوئی بیداری نئے امکانات روشن کر رہی ہے لیکن ان کا ادراک کرنے کے لیے صنعت کے وسیع تعاون، ریگولیٹری سپورٹ، اور مسلسل جدت کی ضرورت ہے۔

لائف انشورنس۔۔ جلد بچھڑ جانا یا لمبی عمر کا چیلنج

تحریر: ڈاکٹر بخت جمال شیخ
ایڈوائزر، سی ای او۔ ٹیکنیکل افیئرز
آدم جی لائف

حال ہی میں، ایئر انڈیا کا بوئنگ 787 طیارہ احمد آباد سے پرواز کے فوراً بعد گر کر تباہ ہوگیا۔ یہ ایک میڈیکل کالج کے ہاسٹل سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں 241 مسافر، عملے کے افراد اور 30 نوجوان طلبہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس ایک لمحے میں نہ صرف ایک مہنگا ڈریم لائنر تباہ ہو گیا بلکہ بے شمار خواب بھی چکنا چور ہو گئے۔ اس سانحے سے نہ صرف ہوائی جہاز کی تباہی، جہاز میں سوار افراد کی انشورنس اور زمینی نقصان کی صورت میں بڑے انشورڈ نقصانات سامنے آئے، بلکہ یہ بھی یاد دہانی ہوئی کہ زندگی کتنی ناپائیدار ہے!۔

درحقیقت، پیدائش سے لے کر موت تک، زندگی مختلف خطرات میں گھری ہوتی ہے موت، معذوری، بیماری، حادثات، قدرتی آفات، اور حتیٰ کہ تشدد یا جنگ بھی۔ خطرات کے بغیر زندگی بیجان سی لگتی ہے۔ خطرہ، خدشہ اور موقع دونوں کو ایک ساتھ لیے ہوتا ہے۔ اسی طرح 'رزق' اور 'رسک' دو جڑواں بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ مگر ہر خطرہ مول لینے کے قابل نہیں ہوتا۔ یہ فیصلہ انسان کی صلاحیت اور رضامندی پر منحصر ہوتا ہے۔ آخری تجزیئے کے مطابق زندگی خطرات کو منظم کرنے کا فن ہے جواب ایک سائنس کی شکل اختیار کر چکا ہے، جسے ہم لائف انشورنس کے نام سے جانتے ہیں۔

زندگی کے دو بڑے خطرات ہیں جلدی موت کو گلے لگانا اور طویل عمر پانا۔ پہلا خطرہ خاندان کو متاثر کرتا ہے، جب کہ دوسرا اس کے خاندان کے ساتھ ساتھ خود اس انسان کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اگرچہ ان دونوں صورتوں کے جذباتی اثرات سمجھنے میں آسان ہیں، لیکن ان کے مالی اثرات اکثر نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔ لائف انشورنس اسی بوجھ کو کم کرتی ہے، اور غیر یقینی کو مالی استحکام میں بدل دیتی ہے۔ موت ایک یقینی امر ہے، لیکن اس کا وقت نامعلوم ہوتا ہے۔ اس یقینی اور غیر یقینی کے امتزاج نے زندگی کو پرکشش اور نازک بنا دیا ہے۔ تاریخ میں کئی بادشاہ اپنے موت کے دن کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے رہے۔ آج، ہم اگرچہ موت کے دن کی پیش گوئی تو نہیں کر سکتے، مگر ہم اپنی "ورچوئل ایج" یعنی مجازی عمر کا اندازہ ضرور لگا سکتے ہیں جو ہماری صحت اور عادات کی عکاسی کرتی ہے۔

عام عمر (Chronological Age) کے برعکس، 'ورچوئل ایج' طرز زندگی کے اثرات کو شامل کرتی ہے۔ ایک 35 سالہ غیر سگریٹ نوش، ورزش کرنے والا شخص مجازی طور پر 32 سال کا ہوسکتا ہے، جبکہ اسی عمر کا موٹاپے کا شکار، سست اور سگریٹ نوش فرد مجازی طور پر 38 سال کا سمجھا جا سکتا ہے۔ ہماری عادات ہمیں بتاتی ہیں کہ ہم زندگی یا موت سے کتنے قریب ہیں۔ عمر اب بھی شرح اموات کا ایک اہم عنصر ہے۔ 55 سال تک شرح موت نسبتاً مستحکم رہتی ہے، مگر 60 کے بعد تیزی سے بڑھتی ہے۔ خواتین عام طور پر مردوں کی نسبت زیادہ جیتی ہیں، جس کی وجہ سے اُن کا انشورنس پریمیم موت کی صورت میں کم ہوتا ہے لیکن پنشن کے لیے زیادہ، کیونکہ اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔ پاکستان میں تقریباً 65 فیصد آبادی نوجوان ہے، تاہم طویل العمری کا رجحان بڑھ رہا ہے، اور اب تقریباً 7 فیصد لوگ 60 سال سے زائد عمر کے ہیں جو روایتی ریٹائرمنٹ عمر ہے، اگرچہ اب بہت سی کمپنیاں اسے 65 تک بڑھا رہی ہیں۔

پاکستان میں صرف سرکاری ملازمین کو عمر بھر کے لیے پنشن کی سرکاری ضمانت حاصل ہے، جو کسی فنڈ سے نہیں بلکہ موجودہ آمدنی سے ادا کی جاتی ہے اور یہ اب دس کھرب روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔ حکومت کی پنشن ادائیگیوں کا بوجھ کم کرنے کے لیے کچھ اصلاحات کی گئی ہیں، تاہم حالیہ بجٹ میں تجویز کیا گیا کہ رضا کارانہ پنشن اسکیم (VPS) کے تحت ریٹائرمنٹ پر کی جانے والی 50 فیصد رقم پر دی جانے والی ٹیکس چھوٹ (سیکشن 23A) ختم کردی جائے خوش قسمتی سے اب فیصلے کو واپس لے لیا گیا ہے۔ یہ اسکیمیں، جو قابل ٹیکس آمدن پر 20 فیصد تک سالانہ ٹیکس رعایت دیتی ہیں، نجی اور سرکاری ملازمین دونوں کے لیے نہایت اہم ہیں۔ خیبر پختونخواہ حکومت نے اپنے نئے ملازمین کے لیے VPS متعارف کرا دی ہے، جو حکومت فنڈ کرتی ہے اور نجی فنڈ منیجرز اسے چلاتے ہیں۔

ماضی میں لائف انشورنس پریمیمز پر بھی اسی نوعیت کی ٹیکس مراعات دی جاتی تھیں، جواب ختم کر دی گئی ہیں۔ پاکستان میں لائف انشورنس کی شرح خطے میں سب سے کم ہے جس کی ایک وجہ کم بچت کا رجحان اور محدود مالیاتی سہولتیں ہیں۔ ہمارے ملک میں قومی بچت کی شرح ہمسایہ ممالک کے مقابلے میں نصف ہے۔ اسی کے ساتھ بینک منافع پر ٹیکس کی شرح 10 فیصد سے بڑھ کر پہلے 15 اور پھر 20 فیصد ہو گئی ہے، جس سے بچت کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔

اس صورتحال کو مزید بگاڑنے والی چیز مہنگائی اور کرنسی کی قدر میں شدید کمی ہے صرف گزشتہ چھ سال میں روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 80 فیصد اور سونے کے مقابلے میں 470 فیصد تک کم ہوئی ہے۔ ایسے حالات میں، جب حکومت قرضوں پر چل رہی ہو، تو اسے چاہیے کہ لائف انشورنس میں طویل مدتی روپے کی سرمایہ کاری کو ٹیکس چھوٹ دے کر فروغ دے۔

یاد رکھیں! لائف انشورنس صرف ایک حفاظتی ڈھال نہیں، بلکہ ایک اقتصادی انجن بھی ہے۔ یہ بچت کی ترغیب دیتی ہے، روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہے، خاندانوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے اور وہ سرمایہ اکٹھا کرتی ہے جو قومی ترقی میں مددگار ہوتا ہے۔

> لائف انشورنس صرف ایک حفاظتی ڈھال نہیں، بلکہ ایک اقتصادی انجن بھی ہے۔ یہ بچت کی ترغیب دیتی ہے، روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہے، خاندانوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے اور وہ سرمایہ اکٹھا کرتی ہے جو قومی ترقی میں مددگار ہوتا ہے۔

> ہمارے ملک میں قومی بچت کی شرح ہمسایہ ممالک کے مقابلے میں نصف ہے۔ اسی کے ساتھ بینک منافع پر ٹیکس کی شرح 10 فیصد سے بڑھ کر پہلے 15 اور پھر 20 فیصد ہوگئی ہے، جس سے بچت کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔